

برمی مسلمانوں کا قتل عام اقوام عالم کی خاموشی اور عالم اسلام کی بے حسی

آج برما روہنگیا مسلمانوں کی حالت زار پر ہر رنگ، نسل اور مذہب کے لوگ ماتم کناں ہیں، ظلم و بربریت کے ہولناک مناظر سوشل میڈیا پر ہر ایک کے سامنے ہے مگر نہ تو عالم اسلام جاگ رہا ہے اور نہ عالم مغرب کو کوئی پرواہ ہے۔ وقتی اظہار ہمدردی، مگر مجھ کے ٹسوے بہانا اور ایک آدھ بیان دے کر جان چھڑانا موجودہ بے ضمیر سیاستدانوں اور ارباب حل و عقد کا وطیرہ رہا ہے۔ برما کے لوگ کتنی بار آگ میں جھلس گئے، کتنی بار بے گھر ہوئے، کتنی بار سمندر کی لہروں میں غرق ہوئے، مگر اب تک کوئی دیر پا کوشش کوئی لائحہ عمل طے نہ ہوسکا جس سے ان معصوم بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور جوانوں کی دادی ہو سکے اور آئندہ کیلئے وہ آرام و چین کی زندگی گزار سکیں۔ آج برما پر لکھنے کیلئے دوبارہ عزم کیا تو پرانی تحریر یاد آگئی، تحریر پر نظر دوڑانے کے بعد خیال آیا کہ پانچ سال قبل جن خدشات کا اظہار کیا تھا آج بھی تاریخ اپنے آپ کو دہرائی ہے اور پانچ سال بعد بھی روہنگیا میں وہی حالات بدستور بد سے بدتر ہو گئے ہیں۔ لہذا مزید زخم کریدنے اور خامہ فرسائی و آنسو بہانے کے بجائے وہی پرانے داغ دل نذر قارئین ہیں.....

میرے ساتھ چلنے والے تجھے کیا ملا سفر میں

وہی دکھ بھری زمین ہے وہی غم کا آسمان ہے

کرہ ارض پر بد قسمت مسلمان کسی ٹوٹی تسبیح کے بکھرے دانوں کی طرح تتر بتر پڑے ہوئے ہیں اور عالم کفران پر کئی دہائیوں سے ظلم و ستم کے ہنر آزمایا رہا ہے۔ آج کے اس بد قسمت ستم ایجاد عہد میں انسانوں، جانوروں اور حتیٰ کہ حشرات الارض، نباتات، جمادات، جنگلوں، سمندروں اور پہاڑوں تک کے حقوق ہیں اور انہیں محض حاصل ہے لیکن مسلمان کسی بھی شخص کو یہ حقوق حاصل

نہیں۔ یہی بد قسمت مسلمان برما میں بھی کئی عشروں سے ہر روز سسک سسک کر جیتا اور مر رہا ہے، اراکان کے مسلمانوں پر گزشتہ کئی سالوں سے جان بوجھ کر قیامت پھا کرائی گئی ہے اور وہاں کی فاشٹ فوجی آمر حکومت اور بدھٹ اکثریت کے غنڈے مسلمانوں کی بستیوں کی بستیاں زندہ جلا رہے ہیں۔ تلواروں اور نیزوں سے ان کے جسم کے ٹکڑے بنا رہے ہیں، نوے ہزار کے قریب کو پابند سلاسل کر دیا گیا ہے اور لاکھوں کو زبردستی جلا وطنی پر مجبور کر دیا گیا ہے (اور جنہیں برادر ملک بنگلہ دیش قبول کرنے کو بھی تیار نہیں) یہ سب ظلم وعدوان برمی مسلمانوں کو ناکردہ گناہوں اور بے یار و مددگار ہونے کی وجہ سے ان پر ڈھایا جا رہا ہے اور اس بات کی سزا وقت کے فراعنہ انہیں دے رہے ہیں کہ وہ بت کدوں اور ظلمت کدوں میں گھرے کفرستان (برما، اراکان) میں توحید کے ترانے پر کیوں قائم ہیں؟ اور اسلام کے لٹے پٹے قافلہ سخت جاں کے آج تک کیوں امین بنے ہوئے ہیں؟ کہ

ع اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

یہاں قابل مذمت امر یہ ہے کہ برما کے مسلمانوں کے اس قتل عام پر اقوام متحدہ، انسانی حقوق کے تمام ادارے خصوصاً ایمنسٹی انٹرنیشنل، امریکہ، مغربی ممالک اور یورپی ذرائع ابلاغ خبر کی حد تک تو متحرک ہوتے ہیں مگر عملی طور پر کوئی اقدام نہ دارد، اور خصوصاً پاکستانی میڈیا نے بھی چپ سادھ لی ہوئی ہے، معمولی سے واقعات پر زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں مگر عالم اسلام کے ایک بڑے حصے میں بپا قیامت کے مظالم سے دنیا کو آگاہ کرنے کیلئے اس کے پاس کوئی وقت نہیں۔ مسلمانوں کی نام نہاد تنظیم او آئی سی بھی اس درندگی پر کسی مقدس مزار کی مانند خاموش اور رنگ بنی بیٹھی ہے۔

پاکستان کی لولی لنگڑی اور غلام وزارت خارجہ اپنی روایتی نااہلی اور بے حسی کا مظاہرہ کر رہی ہے، اگر حکومت پاکستان دوست ملک چین کی توجہ اس ظلم و بربریت کے خلاف مبذول کرائے تو برما جو چین کا بغل بچہ ہے اسے چین آنکھیں دکھا سکتا ہے، لیکن یہ سب کچھ کون کرے گا؟ برما کے مسلمانوں کے گھروں کی آگ کی تپش یہاں کے سنگدل اور سنگلاخ سیاست دانوں اور بیوروکریٹس (جو بخ بستہ دفتروں میں بیٹھ کر ان کے دل دماغ بھی بخ بستہ ہو گئے ہیں) محسوس نہیں کرتے ان میں دینی غیرت کی چنگاریاں اب جلانے نہیں جلتیں۔ افسوس صد افسوس! عالم اسلام کی بے حسی پر کہ سالوں سال خون مسلم کی ارزانی پر انہیں کچھ سنائی اور کچھ بھائی نہیں دے رہا۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راہ کا ڈھیر ہے